

ڈاکٹر علی کیل قزلباش

مدیر، پیغام آشنا، اسلام آباد

شاہنامہ فردوسی اور اس کا مزدور کردار کا وہ آہنگر

Dr. Ali Kumail Qazalbash

Editor Urdu Department, Paygham e Ashna, Islamabad

Firdausi's Shahnameh and his character blacksmith Kaveh

Firdausi's Shahnameh and his character blacksmith Kaveh Although Iran saw the imposition of Arabic language and culture following the conquest of Islam, much as it had occurred in other states, Firdausi and other viziers did not let this happen. Hakeem Abul Qasim Firdausi was born in 329 Hijri in Pazh within the Tabran Tus province. He was related to the Dahqanan nobility who held a distinguished socio-economic status. The Dehqanan had particular regard for their history and culture, which they passed on to successive generations through tradition.

Here the key character of blacksmith Kaveh from the Shahnameh is presented briefly. When Zahhak the Dragon King acceded the throne after Jamshed, he unleashed a reign of terror whereby the serpents emanating from his arms were nourished by consuming the brains of two humans every day. Many in his realm meet their end in this manner, until one day it is the turn of the hunchback ironsmith's son. The ironsmith, Kaveh, enters the court of Zahhak to free his son and augurs the downfall of Zuhhaak's reign.

یہاں شاہنامہ کے ایک اہم ترین کردار کا وہ کو اختصار کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ یعنی، جب جمشید کے بعد ضحاک (اژدھا صفت شخص) برسر اقتدار آتا ہے تو ملک میں دیگر مظالم کے علاوہ ایک ظلم یہ بھی روار کھتا ہے کہ اس کے کاندھوں

سے نکلے ہوئے دونوں اژدھوں کو روزانہ دو انسانوں کے سر کا مغز کھلایا جائے۔ اس طرح رعایا میں سے باری باری مختلف افراد اس کی بھیٹ چڑھتے ہیں لیکن جب ایک کا وہ نامی کبڑے لوہار کے بیٹھے کی باری آتی ہے تو وہ خروشان ضحاک کے دربار میں داخل ہوتا ہے اور نہ صرف بیٹے کو وہاں سے چھڑاتا ہے بلکہ ضحاک حکومت کے زوال کا باعث بھی بن جاتا ہے۔

لاٹنک و شبہ فارسی شاعری کا سنگ میل رود کی سمرقندی کا کہا جاسکتا ہے یعنی وہ پہلے صاحب دیوان شاعر ہیں جن نے فارسی شاعری میں روح پھونکی لیکن دلچسپ امر یہ ہے کہ جس سال یہ سلطان الشعراء اس دنیا سے کوچ فرماتے ہیں اسی سال ہی قدرت، عشق کی اس زبان کو ایک اور خادم بخشا ہے۔ جن نے فارسی ادب کو عظیم سرمایہ دینے کے ساتھ اس زبان کو بھی نئی زندگی بخشی اور انہوں نے بجا فرمایا ہے کہ

بسی رنج بردم در این سال سی
عجم زندہ کردم بدین پارسی
(شاہنامہ - ۱۳۸۱-۲۸،)

اگرچہ ایران پر بھی کئی دیگر ممالک کی طرح اسلام کی فتح کے بعد عربی زبان و ثقافت کو مسلط کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی لیکن فردوسی اور ایران کے زیرک ایرانی وزرا کے طفیل ایسا نہیں ہو سکا۔ (اگرچہ آج ایرانی خود ہی فارسی میں عربی کو بلا جواز شامل کئے جا رہے ہیں۔)

حکیم ابوالقاسم فردوسی ۳۲۹ھ کو ایران کے علاقہ طابران طوس کے قصبے پاژ میں پیدا ہوئے۔ ان کا تعلق اس وقت کے نجیب زدگان یعنی دھقانان کے خاندان سے تھا۔ جو معاشی اور معاشرتی دونوں حوالے سے معتبر تھے۔ جبکہ دھقانان کی ایک خصوصیت اپنی تاریخ اور ثقافت سے لگاؤ بھی تھی، جسے وہ سینہ بہ سینہ اپنی نسلوں کو منتقل کرتے تھے۔ (ہزار سال شعر فارسی، ص ۲۹، ۳۰، ۱۳)

فردوسی سے قبل شاہنامہ کی ابتداء ان کے ہم شہری شاعر دقیقی نے کی تھی جن سے شاہنامہ کے تقریباً ایک ہزار تک شعر منسوب ہیں اس کے بعد وہ اپنے غلام کے ہاتھوں قتل ہو جاتے ہیں۔ اس واقعے کے بعد فردوسی اپنے رفقاء کے تعاون اور حوصلہ افزائی سے اس کام کی تکمیل کا بیڑا اپنے ذمے لیتے ہیں اور تقریباً ۳۷۰ھ میں شاہنامہ کا آغاز کرتے ہیں۔ جس کی تکمیل کیلئے وہ شاہنامہ ابو منصور (جو کہ نشر میں تھی) اور خدای ناموں کو بنیاد بناتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنی مکمل توجہ اور عمر کے لگ بھگ تیس سال اس کے لئے وقف کر دیتے تھے جو کہ ساٹھ ہزار اشعار تک پہنچ جاتا ہے۔

حماسہ ادب کی وہ قسم ہے جس میں کسی قوم یا ملت کے قومی اور ملی تقاضوں پر مبنی مبالغہ آراء داستانوں اور روایات اور اساطیر کو سمویا جاتا ہے جبکہ حماسی شاعری کو بھی فن شناسوں نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک حماسہ طبعی، جس میں ملتوں کے فخر و غرور کے واقعات اور شخصیات کی دلیری اور جوانمردی کے قصوں کو، جو سینہ بہ سینہ منتقل ہوتے ہیں بیان کیا جاتا ہے اور دوسری قسم، حماسہ مصنوع کی ہے جو کہ حماسہ طبعی کی ایک تقلیدی صورت ہے لیکن اس میں واقعے کا کسی ملت یا ملک سے تعلق ضروری نہیں ہوتا جبکہ شاعر بھی اپنی فکری تنوع سے اضافے کر سکتا ہے۔ تو اس حوالے سے فردوسی کا شاہنامہ حماسہ طبعی شمار ہوتا ہے جو کہ ملت ایران کے اساطیر اور تاریخی افتخارات پر مبنی ہے بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ملت ایران کو تشخص بخشتا ہے۔

ہم شاہنامہ کو موضوعی حوالے سے تین بڑے حصوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ پہلا حصہ اساطیری ہے جو کہ بشری تمدن کے آغاز سے شروع ہوتا ہے یا یوں کہیں گے کہ کیومرث بادشاہ سے فریدون کی کامیابی تک کی کہانی ہے۔ دوسرا حصہ پہلوانی کا ہے جہاں سام کا کردار سامنے آتا ہے اور ان کے بعد زال و رستم و سہراب وغیرہ جو اہم ترین کردار ہیں نظر آتے ہیں جبکہ کیکاؤس، کیخسرو وغیرہ کے ادوار اور ایران اور توران کے درمیان جنگیں بھی اس حصے میں شامل ہیں۔ یہ حصہ رستم کی موت اور اسفندیارے بیٹے بہمن کی حکمرانی پر ختم ہوتا ہے۔ تیسرا حصہ تاریخی ہے جو کہ بہمن (جس کو اردشیر بھی کہتے ہیں) کے دور کے آغاز سے شروع ہوتا ہے اور سکندر کے حملوں کے ذکر پر آگے بڑھتے ہوئے اشکانیوں اور ساسانیوں کے آخری بادشاہ یزدگرد سوم کی شکست اور ایران میں طلوع اسلام تک آپہنچتا ہے۔ (فردوسی، ص ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴

اور یہ کہنا بھی بے جا نہ ہو گا کہ فردوسی چونکہ ایک معتبر خانوادہ کے فرد تھے، اس لئے ہم اخلاقی قدروں کی پاسداری کو بھی ہم شاہنامہ میں پاتے ہیں، یعنی وہ کبھی اخلاق سے گری ہوئی یا توہین آمیز زبان استعمال نہیں کرتے اور زبان کی صفائی کا یہ عالم ہے کہ پورے ساٹھ ہزار شعروں کے شاہنامہ میں ۷۰۶ سے زیادہ عربی لغات نظر نہیں آتے جو ۸۹۳۸ مرتبہ استعمال ہوئے ہیں اور جہاں عربی لغات کا استعمال ہوا ہے وہ بھی اتنی چابکدستی سے کہ فارسی کے الفاظ لگتے ہیں جبکہ امین ریاحی کا خیال ہے کہ شاہنامہ کی تکمیلی تصحیح پر یہ لغات اور بھی کم ہو جائیں گے۔

یہ کتاب عالمی حیثیت کی اس لئے حاصل ہے کہ اس وقت دنیا کے چند عظیم حماسوں میں سے ایک ہے یعنی جب بھی عالمی سطح پر شاہکار حماسوں کا ذکر ہوتا ہے تو ان میں یونان کے ایلیاد اور اوڈیسیہ اور ہندوستان کے رامائن اور مہابھارت کے ساتھ شاہنامہ فردوسی کا باقاعدہ نام لیا جاتا ہے۔

دوسری جانب فردوسی کو بھی اس بات کا علم تھا کہ انکی یہ کاوش ہمیشہ زندہ رہنے اور اسے بھی زندہ رکھنے والی ہے اسی لئے تو کہتا تھا کہ

بناہای آباد گرد در خراب ز باران و از تابش آفتاب
پی اکلندم از نظم کاخی بلند کہ از باد و باران نیابد گزند

(شاہنامہ فردوسی۔ ص۔ ۱۸، ۱۳۸۱)

یا یہ کہ

چو این نامور نامہ آمد بہ بن ز من روی کشور شود پر سخن
نمیرم ازین پس کہ من زندہ ام کہ تخم سخن را پر آکندہ ام

(شاہنامہ فردوسی۔ ص۔ ۲۰، ۱۳۸۱)

جبکہ اوپر کے دو شعر ہماری اس دلیل کیلئے بھی بطور مثال کافی ہیں کہ فردوسی کی زبان سادہ اور روان ہے اور یہ بات آپ کو اکثر اشعار میں محسوس ہوگی۔

دوسری جانب ان کا زور بیان ہے۔ شاہنامہ پڑھتے ہوئے قاری یوں محسوس کرتا ہے جیسے وہ بذات خود ان کرداروں کو اوڑھ چکا ہے اور لاشعوری طور پر اس معرکے میں شامل ہو جاتا ہے یا پھر کرداروں کو اپنے سامنے مجسم پاتا ہے۔ یعنی فردوسی الفاظ کو بھی جان بختے ہیں زندہ کرتے ہیں۔ رستم اور اٹکبوس کی گفتگو کا ایک مختصر حصہ ملاحظہ ہو۔

کمان را بہ بازو بہ زہ بر فلند	بہ بند کمر بند، بزد تیر چند
یکی تیر در دست رنگ آبنوس	خرامید و آمد بر اٹکبوس
خروشید کای مرد جنگ آزمای	ہماورت آمد مرو باز جای
کشانی بخندید و خیرہ بماند	عنان را گران کرد و اورا بخواند
بدو گفت خندان کہ نام تو چیست	تن بی سرت را کہ خواهد گریست
تہمن چنین داد پاسبان کہ نام	چہ پر سی؟ کہ ہرگز نبینی تو کام
مرامام من نام مرگ تو کرد	زمانہ مرا چنگ ترگ تو کرد

(شاہنامہ فردوسی۔ ص۔ ۳۶۸، ۱۳۸۱)

اس آخری شعر کے معنی ہیں کہ ”میری ماں نے میرا نام تمہاری موت رکھ دیا ہے اور زمانے نے مجھے تیری کھوپڑی کو کوٹنے کا ہتھوڑا کر دیا ہے۔“ اب ”چنگ ترگ تو کرد“ صوتی لحاظ سے یوں لگتا ہے جیسے واقعی ہتھوڑے کی آواز اٹھ رہی ہو ”چنگ ترگ“ شاہنامہ اس طرح کی مثالوں سے بھر پڑا ہے۔

اب آتے ہیں ذرا شاہنامہ کے پہلے شعر کی طرف جس میں بسم اللہ کی بجائے فارسی میں کہتے ہیں	بنام خداوند جان و خرد
کزین برتر اندیشہ برنگذرد	خداوند نام و خداوند جای
خداوند روزی دہر ہنمائی	خداوند کیوان و گردان سپہر
فروزندہ ماہ و ناہید و مہر	

(شاہنامہ فردوسی۔ ص۔ ۱۰، ۱۳۸۱)

یہ حمد پندرہ شعروں پر مشتمل ہے (لیکن صرف یہی نہیں بلکہ جابجا حمد یہ شعر ملتے ہیں) جس کے فوراً بعد فردوسی خرد کی تالیف آغاز کرتے ہیں۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے وہ کس قدر خرد پسند شخصیت تھے اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ فردوسی کے حماسہ سے یہ نتیجہ بھی نہیں لینا چاہئے کہ وہ جنگ و جدال پسند کرتے تھے بلکہ وہ جنگ و فساد کے خلاف اور امن و آشتی کے دلدادہ تھے۔ اپنے ایک کردار کی زبانی کہتے ہیں۔

مرا آشتی بہتر آید ز جنگ نباید گرفتن چنین کار جنگ
(شاہنامہ فردوسی۔ ص۔ ۱۳۸۱، ۲۴۷)

یہاں ان کی نعت و منقبت کی مثال ملاحظہ ہو

بگفتار پیغمبرت راہ جوئی دل از تیرگی حابدین آب شوی
گواہی دہم کین سخنہا از دست تو گوئی دو گو شم بر آواز اوست
کہ من شہر علم علی ام در است درست این سخن قول پیغمبر است
منم بندہ ی اہلبیت نبیؐ ستا بندہ ی خاک پای وصی

(شاہنامہ فردوسی۔ ص۔ ۱۳۸۱، ۶۸)

اور نیکی کی تلقین یوں کرتے ہیں کہ

بیاتاجہان را بہ بد نسپریم بہ کوشش ہمہ دست نیکی بریم
نباشد ہی نیک و بد پایدارہ مان بہ کہ نیکی بود یادگار
ہمان گنج و دینار و کاخ بلند نخواہد بدن مرتور اسود مند
(شاہنامہ فردوسی۔ ص۔ ۱۳۸۱، ۴۹۰)

شاہنامہ کا دامن بہت وسیع ہے۔ فنی حوالے سے بھی اور فکری حوالے سے بھی لیکن ایک مقالے کے دامن میں ان کا سامنا ممکن نہیں اور یہ صرف اس کا ایک تعارفی خاکہ پیش کرنے کی کوشش ہے جبکہ یہ نکتہ بذات خود اہم ہے کہ عالمی سطح کے شاہکار حماسوں کے مقابلے اس کا مقام کیا ہے۔ بلاشبہ شاہنامہ اپنے موضوعات کے حوالے سے ذکر شدہ دیگر حماسی کتابوں کے مقابلے میں زیادہ قابل ستائش ہے جبکہ فارسی ادب میں تو یہ شاہکار لاثانی ہے اور سبک خراسانی کی اہم ترین کڑی ہے۔ ان نکات کو کسی دوسری فرصت کے لئے چھوڑتے ہوئے صرف ایک ضروری نکتے پر سرسری نگاہ ڈال کر اختتام کی جانب بڑھتے

ہیں اور وہ ہے فردوسی کا اس عصر کے بادشاہ محمود غزنوی کے نام سے کتاب کو منسوب کرنا اور غزنوی کا منفی رد عمل رکھنا اگرچہ اس موضوع پر فارسی میں دو ضخیم جلدوں پر مشتمل کتاب تک لکھی جا چکی ہے مگر بات اتنی ہے کہ فردوسی نے شاہنامہ ایک لگن اور جذبے کے تحت لکھی تھی لیکن ایک تو رائج طریقہ یہ تھا کہ لکھاری کتاب کو اپنے عہد کے کسی بادشاہ یا حاکم سے منسوب کرتے تھے دوسرے یہ کہ فردوسی شاہنامہ کے اختتام تک معاشی مشکلات سے بھی دوچار ہو چکے تھے اب یہ کہ محمود نے کیوں فردوسی کی حوصلہ شکنی کی اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ شاہنامہ سے کسی حد تک ترکوں کے مقابلے میں فارسیوں کی برتری کا اظہار ہوتا ہے اور محمود ترک بچہ تھا دوسری یہ کہ فردوسی نے اس وقت کے ایرانی وزیر عباس اسفرائینی کی بھی شاہنامہ میں مدح کی تھی جو شاہنامہ پیش کرتے وقت برطرف ہو چکا تھا اور محمود اس سے ناراض تھا اور اہم نکتہ یہ کہ حاسدوں کیلئے شاہنامہ کی شہرت ناقابل برداشت تھی جس پر محمود کے کان بھرے گئے، تاریخ سیستان کے مطابق محمود نے فردوسی کو ناخوش کرتے ہوئے یہاں تک کہا کہ تیرا شاہنامہ رستم کی مدح سرائی کے علاوہ اور ہے کیا اور میرے لشکر میں اس طرح کے کئی رستم موجود ہیں۔ فردوسی اس دار فانی میں خود کو امر کرتے ہوئے تنگ دستی اور بیدلی کے ساتھ ۴۱۱ھ میں رحلت کر گئے۔

آخر میں بطور نمونہ یہاں شاہنامہ کے ایک اہم ترین کردار کو نہایت اختصار کے ساتھ پیش کرتا چلوں یعنی، جب جمشید کے بعد ضحاک (اژدھا صفت شخص) برسر اقتدار آتا ہے تو ملک میں دیگر مظالم کے علاوہ ایک ظلم یہ بھی روار کھتا ہے کہ اس کے کاندھوں سے نکلے ہوئے دونوں اژدھوں کو روزانہ دو انسانوں کے سر کا مغز کھلایا جائے۔ اس طرح رعایا میں سے باری باری مختلف افراد اس کی بھینٹ چڑھتے ہیں لیکن جب ایک کا وہ نامی کبڑے لوہار کے بیٹھے کی باری آتی ہے تو وہ خروشان ضحاک کے دربار میں داخل ہوتا ہے اور نہ صرف بیٹے کو وہاں سے چھڑاتا ہے بلکہ ضحاک حکومت کے زوال کا باعث بھی بن جاتا ہے۔ یہاں قصے کے درمیان سے چند شعر:

ہم آنکہ یکا یک ز درگاہ شاہ
برآمد خروشین دادخواہ
ستم دیدہ را پیش او خواندند
بر نامہ دانش بنشانند

بدوگفت مہتر بروی دژم
خروشین وز دست بر سر زشاہ
کی بی زیان مرد آہنگرم
تو شاہی و گراژدھا پیکری
کہ گر ہفت کشور بشاہی تراست
کہ بر گوی تا از کہ دیدی ستم
کہ شاہ منم کاوہ دادخواہ
ز شاہ آتش آید ہی بر سرم
باید بدین داستان داوری
چرا رنج و سختی ہمہ بہر ماست

شماریت با من بیاید گرفت
بدان تاجہاں ماند اندر شکفت
مگر کز شمار تو آید پدید
کہ نوبت ز گیتی بمن چون رسید
کہ ماریت را مغز فرزند من
ہمی داد بیاید زہرا نجنم
(شاہنامہ فردوسی۔ ص۔ ۵۹۳، ۱۳۸۱)

اس کے بعد بیٹا اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے اور وہ محضر نامہ اس کو دستخط کرنے کیلئے دیا جاتا ہے جس پر مفاد پرست وزراء اور نجبانے یہ لکھ کر دستخط کئے تھے کہ ضحاک ایک نیک بادشاہ ہے لیکن کاوہ آہنگر اس محضر نامہ کو بھرے دربار میں پاؤں تلے کچل دیتا ہے اور اس گواہی کا انکار کرتے ہوئے کہتا ہے۔

چو برخواند کاوہ ہمہ محضرش
سبک سوی پیران آن کشورش
خروشید کای پای مردان دیو
بریدہ دل از ترس گیہان خدیو
نباشیم بدین محضر اندر گواہ
نہ ہرگز بر اندیشم از پادشاہ
خروشید و بر جست لرزان ز جای
بدرید و بسپرد محضر پپای
(شاہنامہ فردوسی۔ ص۔ ۶۱۲، ۱۳۸۱)

کاوہ آہنگر اس کے بعد ضحاک کے خلاف اپنے چڑے کی دھونی کا پرچم، بنا کر عوام کو اکھٹا کر کے فریڈون کی تلاش میں نکلتا ہے اور اس کی قیادت میں اس ظالم حکومت کے خاتمے کا باعث بنتا ہے۔

حوالہ جات

- ۱۔ شاہنامہ فردوسی۔ انتشارات بیہان، تہران، (چاپ دوم) ۱۳۸۱
- ۲۔ ہزار سال شعر فارسی، کانون پرورش فکری کو دکان و نوجوانان، تہران ۱۳۷۶۔
- ۳۔ فردوسی، محمد امین ریاحی طرح نو، تہران (چاپ دوم) ۱۳۷۶
- ۴۔ باکروان حلہ، دکتر عبدالحسین زرین کوب، انتشارات علمی، تہران چاپ نہم، ۱۳۷۴
- ۵۔ شاہنامہ فردوسی، دکتر رکن الدین ہمایوں فرخ، انتشارات اساطیر تہران، چاپ اول، ۱۳۷۷
- ۶۔ تاریخ ادبیات ایران و جہان، وزارت آموزش و پرورش تہران، ۱۳۸۳۔